37745 ـ روزے دار کا مسواک کرنا اور اس کے بعد تھوک نگلنا

سوال

رمضان المبارک میں دن کے وقت مسواک کرنے کا کیا حکم ہے ؟ اور کیا مسواک کی تھوک نگلنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسواک کرنی سب اوقات میں جائز اور مستحب ہے، روزے اور بغیر روزہ دن کی ابتدا میں اور دن کے آخری حصہ میں ہر صورت جائز ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں:

1 ـ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر میں اپنی امت یا لوگوں پر مشقت نہ سمجھوں تو تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دوں "

صحیح بخاری حدي نمبر (887).

2 ـ امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسواک منہ کی صفائی اور رب کی خوشنودی ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (5) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی حدیث نمبر (5) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ان احادیث میں دلیل ہے کہ مسواک کرنی ہر وقت مستحب ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روزے دار کو مستثنی نہیں کیا، بلکہ احادیث کا عموم روزے دار اور غیر روزے دار سب کو شامل ہے.

مسواک کے بعد تھوک نگلنی جائز ہے، لیکن اگر مسواک کا محلول وغیرہ منہ میں ہو تو اسے باہر نکال دے اور پھر تھوک نگل لے، اور اسی طرح روزے دار کے لیے جائز ہے کہ وہ وضوء کر کے منہ سے پانی نکال دے اور تھوک نگل لے اور

اس کے لیے لازم نہیں کہ وہ منہ کو کلی کے پانی سے خشک کرتا پھرے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے" المجموع " میں کہا ہے:

متولی رحمہ اللہ وغیرہ کا کہنا ہے: جب روزہ دار کلی کرے تو بلا اختلاف اس پر پانی باہر نکالنا لازم ہے، اور کپڑے وغیرہ سے منہ خشک کرنا لازم نہیں. اھـ

دیکھیں: المجموع (6 / 327).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

روزے دار کے لیے خشک اورتازی مسواک کرنے کا باب:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھوں تو انہیں ہر وضوء کے وقت مسواکر کرنے کا حکم دوں "

بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: دوسروں سے روزہ دار کو خاص نہیں کیا.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسواک منہ کی صفائی اور رب کی رضامندی ہے "

عطاء اور قتادہ رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں اس کی تھوک نگل لے.

فتح الباری میں حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے باب کا یہ عنوان باندھ کر اس کا رد کیا ہے جس نے روزے دار کے لیے تازہ مسواک کرنے کو مکروہ کیا ہے.. اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالی کا کلی کے پانی پر قیاس گزر چکا ہے.

" اور دوسروں سے روزے دار کو خاص نہیں کیا " یعنی خشک سے تازہ کو بھی خاص نہیں کیا، اس ثبوت کے بعد اس باب میں جو کچھ بھی ذکر کیا ہے اس کی عنوان کے ساتھ مناسبت واضح ہو جاتی ہے.

اور اس سب کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی کی اس حدیث میں جمع کیا گیا ہے:

" میں انہیں ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا "

یہ ہر وقت اور ہر حالت میں مسواک کی اباحت کا تقاضا کرتا ہے.

(عطاء اور قتادہ رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں اس کی تھوک نگل لے"

یہ اس کی باب کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ تازہ مسواک کرنے سے سب سے زیادہ یہی ہے کہ اس کے منہ میں اس کا ذائقہ وغیرہ جائے گا اور یہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص کلی کرے اور اس کا پانی باہر نکال دے اور بعد میں تھوک نگل لے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا. انتہی باختصار

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

صحیح یہی ہے کہ روزے دار کے لیے دن کی ابتدائی اور آخری حصہ میں مسواک کرنا سنت ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (468).

(روزے دار کے لیے پورے دن میں مسواک کرنی سنت ہے، چاہے مسواک تازہ ہو، اور جب روزے کی حالت میں مسواک کرے اور اس کا ذائقہ اور کڑواہٹ پائے اور اسے نگل لے یا اس نے اپنے منہ سے باہر نکال کر اس کی تھوک باقی رہی اور اس نے مسواک دوبارہ کی اور تھوک نگل لی تو اسے کوئی نقصان نہیں).

دیکھیں: الفتاوی السعدیۃ (245).

(اور جس مسواک کا مادہ تھوک میں ملے مثلا سبز مسواک اور جس مسواک میں خارجی مادہ شامل کیا گیا ہو مثلا لیمون اور پودینہ وغیرہ کا اس سے اجتناب کرے، اور اس کے منہ میں جو مسواک میں ذرات ہیں انہیں باہر نکال دے، اور جان بوجھ کر اسے نگلنا جائز نہیں، لیکن اگر بغیر قصد کیے اس نے اسے نگل لیا تو اس پر کچھ لازم نہیں) اھـ

واللہ اعلم .